اکائی 6۔ متعلم کی خصوصیات اور ضروریات کی تفہیم

(Understanding the Characteristics and Needs of Learner)

اکائی کے اجزا

6.1 تعارف (Introduction)

6.2 مقاصد (Objectives)

6.3 متعلم کو سمجھنے کی ضرورت (Need to understand the learner)

6.4 متعلم کی خصوصیات (Characteristics of Learner)

6.5 ذہانت، رجحان اور شخصیت پر مبنی متعلم کے انفرادی اختلافات
(Individual differences of learner based on intelligence, aptitude and personality)

6.6 خصوصی ضروریات کے حامل متعلمین کو سمجھنا
(Understanding Learners with Special Needs)

6.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

6.8 فرہنگ (Glossary)

6.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercises)

6.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

6.1 تمہید (Introduction)

تدریس ایک فن ہے اور اکتسابی و تدریسی عمل ایک پیچیدہ عمل ہے۔ پچھلی اکائی میں آپ نے اکتساب سے متعلق چند بنیادی معلومات جیسے اکتساب کے معنی و مفہوم، اکتساب کے اہم نظریات نیز اکتساب کے اہم اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس اکائی میں ہم تدریس و اکتساب کے مرکز و محور یعنی متعلم کے بارے میں جانیں گے۔ ہم یہ بھی سمجھیں گے کہ ایک استاد کے لیے اپنے طالب علموں کو سمجھنا کس لیے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ متعلمین کی خصوصیات اور ان کے درمیان پائی جانے والے انفرادی اختلافات کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

6.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اساتذہ کے لئے طلباء کو سمجھنے کی ضرورت واہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- متعلمین کی خصوصیات سے واقف ہو سکیں۔
- خصوصی ضروریات کے حامل طلبا کی شناخت کر سکیں۔
- انفرادی اختلافات کے تصور اور کمرہ جماعت میں ان کے اطلاق کے قابل ہو سکیں۔

6.3 متعلم کو سمجھنے کی ضرورت (Need to understand the learner)

موجودہ دور میں متعلم کو تدریسی واکتسابی عمل کا مرکز و محور مانا جاتا ہے۔اور اس تصور کو 'متعلم مرکوز تعلیم' کہا جاتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ تدریسی عمل میں طلباء کی ذہنی وجسمانی صلاحیتوں، ان کی دلچسپیوں، ان کے فطری رویوں، روجحانات، سیکھنے کی رفتار وغیرہ کو مرکزی اہمیت دی جانی چاہیے۔اس سے قبل تدریسی عمل کے مرکز اساتذہ ہوا کرتے تھے اور اس طریق تعلیم کو 'معلم مرکوز تعلیم' کہا جاتا تھا جہاں تدریس کا تمام تر دارومدار استاد کی صلاحیت، اس کی ذاتی دلچسپی، اس کی پسند ناپسند پر ہوتا تھا۔

بحیثیت استاد ہماری اولین ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم اپنے طلبہ کے بارے میں جانیں۔صرف یہ کافی نہیں ہے کہ ہم طلباء کے نام، ان کی عمر، خاندانی پس منظر وغیرہ سے واقف ہوں بلکہ ہم تھوڑااور گہرائی میں جاکر ان کی اکتسابی دلچسپیوں اور صلاحیتوں کی کھوج کریں۔

ذیل میں ہم ان امور کا جائزہ لیں گے جس کے سبب ہم ایک بہتر استاد بن سکتے ہیں اور اپنی تدریس کو موثر بنا سکتے ہیں۔

1. طلباء کی اکتسابی قوتوں کی پہچان:

عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کئی ایک طالبعلم آرٹ اور دیگر تخلیقی مضامین میں مہارت رکھتا ہے جبکہ دوسرے طلباء سائنس ریاضی اسپورٹس وغیرہ مضامین میں دلچسپی رکھتے ہیں جو ان کی صلاحیتوں سے بہتر مناسبت رکھتے ہوں۔

امریکی ماہر نفسیات رابرٹ اسٹرلین برگ کے نظریہ کے مطابق انسان تین قسم کی ذہانت کے اقسام میں کسی ایک کس مہارت رکھتے ہیں لہذا یہ عین ممکن ہے کی استادی تمام چیزیں اپنے طلبا میں دیکھتا ہوں وہ تین اقسام یہ ہیں۔

(i) **عملی ذہانت:** وہ بچے جو عملی ذہانت میں اعلی ہوتے ہیں وہ عقلمند ہوتے ہیں اور ماحول کی تبدیلی سے جلد ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(ii) **تخلیقی ذہانت:** جو بچے اعلی تخلیقی ذہانت کے حامل ہوتے ہیں وہ ایسے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں جن میں جدت پسندی، تنقیدی سوچ اور تخلیقی دریافت درکار ہوتے ہیں۔ایسے طلبا کمرہ جماعت میں بحث ومباحثہ میں زیادہ دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں اور کامیاب رہتے ہیں۔

(iii) **تجزیاتی ذہانت:** وہ طلبا جو اعلی تجزیاتی ذہانت کے حامل ہوتے ہیں وہ ایسے کاموں کا انتخاب کرتے ہیں جن میں انہیں منصوبہ بندی تنقیدی سوچ اور تجزیہ کرنے کے مواقع ملتے ہیں اس قسم کے طلباء محنتی ہوتے ہیں اور انہیں نئ معلومات کے حصول کا شوق ہوتا ہے۔

2. طلبہ کو بحیثیت ایک فرد جانیں:

آپ بحیثیت ٹیچر اپنے طلباء کو ایک فرد کے بطور دیکھیں گے تو آپ ایک شمولیتی اور احترام سے پُر ماحول فراہم کر پائیں گے۔ اس سے طلباء کو اکتساب میں پوری طرح انہماک سے مشغول رہنے میں مدد ملتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ انھیں اپنی مشکلات اور مسائل کو کھل کر ظاہر کرنے اور ضرورت پڑنے پر اساتذہ و ساتھیوں کے تعاون حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

بعض طلبہ کمرہ جماعت میں بات کرنے میں جھجھکتے ہیں ان طلبہ کو آن لائن ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے اپنے خیالات و احساسات ظاہر کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

3. طلباء کو ایسے مواقع فراہم کریں جس سے وہ اپنی اہم دلچسپیوں کی کھوج کر سکیں:

جب استاد طلبہ کی انفرادی دلچسپیوں سے واقف ہو گا تو وہ اپنے تدریسی عمل میں ایسی حکمت عملی اختیار کر سکتا ہے جو ان کی مناسبت سے ہو لیکن اس کے لیے سب سے پہلے ضروری ہے کہ طلباء خود اپنی دلچسپیوں کی کھوج کی کوشش کریں، استاد اپنے طلباء کو کھوج کے لئے وقت اور مواقع کے علاوہ رہنمائی و تعاون فراہم کرے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: طلباء کی ضرورتوں اور دلچسپیوں سے واقف ہونا کسی بھی ٹیچر کے لیے کیوں ضروری ہے؟

سوال: طلبہ کو سمجھنے کے لئے آپ بحیثیت استاد کون سا طریقہ کار اختیار کریں گے؟

6.4 متعلم کی خصوصیات (Characteristics of Learner)

اکتسابی عمل کے دوران ایک طالب علم مختلف مسائل سے گزرتا ہے جیسے شکوک وشبہات، امتحانی خوف وغیرہ، ان مسائل پر محنت مسلسل کوشش اور مشق کے ذریعے قابو پایا جاسکتا ہے۔

ایک اچھے طالب علم کی چند عمومی خصوصیات ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔

- ایک اچھا طالب علم کبھی بھی مطمئن نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ نئی معلومات کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے۔
- نئی اطلاعات کی کھوج میں اسے مزہ آتا ہے۔
- وہ اپنے مسائل کا حل خود تلاش کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔
- ایک اور اہم خصوصیت محنت لگن اور جستجو ہے۔ جو بھی کام اسے دیا جاتا ہے وہ اسے پوری لگن اور محنت سے انجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔
- وہ اپنے بڑوں بزرگوں، اساتذہ، ساتھیوں اور دیگر سبھی لوگوں کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آتا ہے۔

- ایک اچھا طالب علم جذباتی طور پر مستحکم ہوتا ہے اور سماجی مہارتوں پر اسے عبور ہوتا ہے۔
- وہ خود محرکہ کار ہوتا ہے۔
- ایک اچھے طالب علم میں ذمہ داری کا جذبہ ہوتا ہے۔
- تدریسی واکتسابی عمل میں وہ ٹیچر کا پارٹنر ہوتا ہے۔یعنی اپنے ساتھیوں کی تعلیمی سرگرمیوں کی انجام دہی میں مدد کرتا ہے۔
- ایک اچھا طالب علم تبدیلیوں سے جلد ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
- اکتساب اسی وقت مؤثر ہوتا ہے جب طالب علم میں سیکھنے کے لئے آمادگی ہو۔
- ہر طالب علم کی دلچسپیاں اور رویے مختلف ہوتے ہیں استاد کو ان کی دلچسپیوں اور رویوں کا احتساب کرتے ہوئے ان کی مناسبت سے رہنمائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- متعلمین جب مختلف سماجی وثقافتی پس منظر سے آتے ہیں تو انہیں گروپ میں کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے لیکن بعد میں جب وہ ماحول سے آشنا ہوتے ہیں تو پھر انہیں انفرادی طور پر کام کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔
- اظطراب یا گھبراہٹ طلباء کی ایک فطری خصوصیت ہوتی ہے یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب طلباء کسی چیز کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ایک اچھا استاد کمرہ جماعت میں ایک بہتر ماحول کے ذریعے اس کیفیت کو دور کر سکتا ہے۔
- ہر طالب علم میں کچھ نہ کچھ تخلیقی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔استاد کو چاہیے کہ اپنے طلبا کی پوشیدہ صلاحیتوں کا اندازہ لگائے اور انہیں مختلف سرگرمیوں میں مشغول رکھتے ہوئے ان صلاحیتوں کو پروان چڑھائے۔

غرض اوپر دی گئی خصوصیات کو اگر مد نظر رکھا جائے تو ایک استاد تدریسی واکتسابی عمل کو مؤثر اور کارآمد بنا سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: طلبہ کی چار اہم خصوصیات لکھیے۔

سوال: ایک بہتر استاد کس طرح اپنی تدریس کو موثر بنا سکتا ہے؟ طلباء کی خصوصیات کے حوالے سے بیان کیجئے۔

6.5 ذہانت، رجحان اور شخصیت پر مبنی متعلم کے انفرادی اختلافات

(Individual differences of learner based on intelligence, aptitude and personality)

اللہ تعالی کی یہ عظیم قدرت ہے کہ اس نے اپنی مخلوقات میں کسی دو کو بھی ایک جیسا نہیں بنایا۔ دنیا میں آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر

اب تک کروڑوں انسان پیدا ہوئے لیکن ایک بھی انسان ایسا نہیں ہے جو دوسرے سے مکمل طور پر مماثلت رکھتا ہوں۔ نہ صرف یہ کہ جسمانی طور پر ہر فرد الگ ہوتا ہے بلکہ نفسیاتی و جذباتی اور دیگر تمام خصوصیات میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اور اسی کو ہم انفرادی اختلافات کہتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہم انفرادی اختلافات کی مفہوم کو چند اہم تعریفوں کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں گے اور پھر دیکھیں گے کہ تدریس واکتساب کے عمل میں اس کی کیا اہمیت ہے۔

Drever James "انفرادی اختلافات افراد کے درمیان وہ تغیرات اور تفرقات ہیں جو ایک فرد کو دوسرے فرد سے ممتاز کرتی ہیں ۔"

Marquis D.G. اور R.S. "انفرادی اختلافات تمام نفسیاتی خصوصیات، جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں، علم، عادت، شخصیت اور کرداری خصوصیات میں پائے جاتے ہیں۔"

ان دونوں تعریفوں کے مطالعے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اختلافات ہر نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن ہم یہاں ذہانت اور شخصیت پر مبنی اختلافات کے بارے میں بحث کریں گے۔

اسپرینگر گر کے مطابق "انفرادی اختلافات کی تعریف کچھ اس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ ذاتی خصوصیات ہیں جو ایک طالب علم کو دوسرے طالب علم سے ممتاز کرتی ہیں۔

- **ذہانت میں انفرادی اختلافات(Individual Differences in Intelligence)**

انسان میں پائے جانے والے نفسیاتی صفات میں ذہانت بھی ایک اہم وصف ہے جو تمام تر آبادی کے بیشتر افراد میں اوسط درجے کی ہوتی ہے اور بہت کم افراد اعلیٰ ذہانت یا ادنیٰ ذہانت کے حامل ہوتے ہیں۔ ٹرمن(Terman) نے ذہانتی سطح کے اعتبار سے افراد کو نو درجوں میں تقسیم کیا ہے جو اس طرح ہیں۔

(i) فطین(Genius)
(ii) قریب تر فطین(Near Genius)
(iii) بہت ہی اعلیٰ(Very Superior)
(iv) اعلیٰ(Superior)
(v) اوسط(Average)
(vi) پچھڑا(Backward)
(vii) ذہنی طور پر کمزور(Feeble Minded)
(viii) سست(Dull)
(ix) نالائق(Idiot)

ذہانت انسان کی وہ صلاحیت ہے جس سے وہ کسی چیز کو سیکھتا ہے اور پھر مناسب وقت پر مناسب طور پر اس کا اطلاق کرتا ہے۔ بینے اور سائمن

(Binet and Simon)وہ اولین ماہرین نفسیات ہیں جنہوں نے 1905 میں ذہانت کی تعریف پیش کی۔انہوں نے ذہانت کی توضیح اس طرح کی

"بہتر توضیح، بہتر تفہیم، اور موثر علت کی صلاحیت"

(Ability to appraise well, to understand well and to reason effectively)

رجحان میں انفرادی اختلافات(Individual differences in Aptitude)

کسی فرد کے کسی مخصوص کام کو کسی مخصوص وقت میں انجام دینے کی صلاحیت و طاقت ذہانت سے متعلق ہوتی ہے۔اس کے بر خلاف جب کوئی فرد کسی مخصوص کام کے لیے ٹریننگ حاصل کرتا ہے اور اس کے بعد اس مخصوص مہارت کو انجام دینے کی جو صلاحیت ہوتی ہے وہ رجحان سے متعلق ہوتی ہے۔ آسان لفظوں میں اسے اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی فرد موسیقی کی مناسب تربیت حاصل کرتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ اچھا موسیقی کار بن سکے گا کیوں کہ اس کے اندر جب تک کہ پچ'لہجہ، تال جیسے موسیقی سے متعلق اہم خصوصیات کی صلاحیت نہ ہو۔

شخصیت اور انفرادی اختلافات(Personality and Individual differences)

شخصیت اور انفرادی اختلافات کا مطالعہ نفسیاتی تجزیہ کا ایک لازمی جز ہے۔ہر فرد واحد اپنی شخصیت کے مختلف اوصاف کی مجموعیت میں منفرد ہے اور ہر فرد کا سماجی حالات میں الگ طرح سے برتاؤ ہوتا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم شخصیت میں انفرادی اختلافات کی اہمیت و افادیت سے واقف ہوں یہ ضروری ہے کہ ہم شخصیت کے تصور سے آشنا ہوں۔

نفسیاتی ماہرین کے مطابق شخصیت کو ہم اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کسی فرد میں مخصوص طور پر پائے جانے والے اپنے کردار اور ذہنی خصوصیات کا مجموعہ ہے۔ شخصیت کے لئے انگریزی لفظ personality رائج ہے جو ایک لاطینی لفظ parsona سے آیا ہے جس کے معنی ہیں "نقاب" جو اداکار سوانگ بھرنے کے لئے اپنے چہرے پر چڑھا لیتے تھے۔

آل پورٹ(Allport)نے شخصیت کی بہت جامع تعریف بیان کی ہے۔

"شخصیت فرد کے اندر پائی جانے والی نفسیاتی وجسمانی نظاموں کی وہ حرکیاتی تنظیم ہے جو کسی فرد کو اس کے ماحول کے ساتھ مخصوص ہم آہنگی کو ظاہر کرتی ہے۔"

"Personality is the dynamic organisation within the individual of those psycho physical system that characterised his or her characteristics adjustment to the environment."

"ریمنڈ کیٹل(Raymond Cattell)نے شخصیت کی تعریف اس طرح کی "وہ خصوصیات جو کسی فرد کے برتاؤ کا پیشگی اندازہ لگاتے ہیں "

"The traits that predicts a person's behaviour."

بیرن (Baron) کے مطابق" عام طور پر اس کی تعریف اس طرح ہے کہ یہ فرد کے برتاؤ خیالات اور جذبات کے منفرد اور نسبتاً مستحکم نمونے ہیں"

It is generally defined as individuals unique and relatively stable pattern of behaviour thoughts and emotions.

اوپر پیش کی گئی تعریفوں سے شخصیت سے متعلق تین اہم نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

- شخصیت میں برتاؤ سے متعلق خصوصیات اور ذہنی خصوصیات دونوں شامل ہوتے ہیں۔
- یہ ان تمام خصوصیات اور اوصاف کا مجموعہ ہوتی ہے۔
- یہ ہر فرد میں منفرد اور مخصوص ہوتی ہے۔

نفسیات کے اعتبار سے شخصیت کے اہم خصوصیات

(Important characteristics of Personality)

(i) **حرکیاتی تنظیم:** شخصیت کے نظام کے تمام نفسیاتی اجزاءیوں تو آزاد ہوتے ہیں لیکن یہ ایک دوسرے سے مل کر کام کرتے ہیں۔

(ii) **نفسیاتی جسمانی نظام:** اس نظام کے مختلف عناصر جیسے اوصاف جذبات ذہانت مزاج اخلاق وغیرہ جسم کے اعصابیت اور انڈرو کرینولوجی (Endocrinology) پر مبنی ہوتے ہیں۔

(iii) **منفرد:** ہر فرد کی شخصیت منفرد اور جداگانہ ہوتی ہے.

(iv) **مستقل نمونہ:** ہر فرد مختلف مواقع اور صورت حال میں ایک ہی طرح سے برتاؤ کرتا ہے۔

شخصیت پر اثرانداز ہونے والے عوامل (Factors affecting personality)

حقیقت میں دیکھا جائے تو شخصیت کی نشوونما میں کئی عناصر کی کارفرمائی ہوتی ہے لیکن دو عناصر اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ایک تو توارث اور دوسرے ماحول۔

(i) **توارث (Heredity):** جینیات (Genetics) سائنس کی وہ شاخ ہے جو جانداروں پر توارث کے اثرات کا جائزہ لیتی ہے. بنیادی طور پر ہم اپنے توارث سے ایک مخصوص شاخت کی طرف رجحان اور مخصوص طریقوں سے کام کرنے کا رجحان حاصل کرتے ہیں۔ایک مخصوص ساخت کی طرف رجحان میں خاص طور پر یہ اوصاف شامل ہوتے ہیں۔

- جسم کے ایک مخصوص وزن حاصل ہونے کا رجحان۔
- جسم کی ساخت کی ایک مخصوص قسم کی طرف رجحان
- جنس
- ظاہری شکل وصورت جیسے جلد، بالوں کی بناوٹ، رنگت، آنکھوں کی، ناک کان اور دوسرے ظاہری اعضاء کی بناوٹ۔

- اندرونی ساخت جیسے پھیپھڑوں اور دل کا سائز مکمل جسم کے تناسب میں وغیرہ۔

مخصوص طریقوں سے کام کرنے کے رجحان کے تحت درج ذیل اوصاف آتے ہیں۔

- فطری رد عمل یعنی اعصابی نظام کی کارکردگی، ذہانت، فی الفور اور سست رفتاری سے کسی چیز پر رد عمل ظاہر کرنا۔
- **حسی موثریت:** جیسے بصارت کی تیزی، سننے کی صلاحیت، بو اور چھونے کی حساسیت۔
- دل اور دوران خون کا نظام، نظام ہاضمہ، تولیدی نظام کی کارکردگی وغیرہ۔
- اینڈوکرائین نظام کی کارکردگی جیسے مختلف غدودوں سے خارج ہونے والی رطوبت کی مقدار اور ان پر قابو رکھنے کی صلاحیت وغیرہ۔
- جسمانی نشو نما کی شرح رفتار۔

(ii) ماحول(Environment)

تکنیکی طور پر ماحولیاتی عناصر مادر رحم سے ہی اپنے اثرات مرتب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جیسے حاملہ ماں کی غذائی عادات، دوران حمل جذباتی توازن، ماں کے دوران حمل صحت وغیرہ بچے پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔ پیدائش کے فوری بعد یعنی ایک ماہ سے ہی ثقافتی اثرات کا اثر بچے پر پڑنے لگتا ہے۔ جیسے جیسے بچے کی نشو نما ہوتی ہے ویسے ویسے اس کے ارد گرد ماحول سے وہ اثرات قبول کرتا جاتا ہے جو اس کی شخصیت کے اوصاف کی تشکیل کرتے ہیں۔

اب ہم چند اہم ماحولیاتی عناصر اور ان کے شخصیت پر پڑنے والے اثرات پر مختصراً بحث کریں گے۔

- **پرورش کرنے کے پیٹرن:** پیدائش کے ساتھ ہی ماں کے ساتھ بچہ کا تعامل شروع ہو جاتا ہے لہذا ابتدائی ماحولیاتی اثرات ماں کی گود ہی سے شروع ہو جاتے ہیں۔ ماں اور بچہ کے درمیان جس طرح کا تعلق ہو گا بچے کی نشو نما اسی نہج پر ہو گی۔ مثال کے طور پر ماں بچے کے ساتھ زیادہ وقت بتائے گی تو بچے کے اندر تحفظ کا احساس پیدا ہو گا جس کا اثر عمر کے آخری حصہ تک باقی رہے گا۔
- **خاندان کے ساتھ بچوں کا تعامل:**

بچہ جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے اس کی سماجی دنیا بھی ماں کی گود سے آگے بڑھ کر وسیع ہوتی جاتی ہے۔ والدین و دیگر افراد، خاندان کے بچے کے ساتھ ساتھ تعامل ان کا برتاؤ بچے کی شخصیت کی نشو نما پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔

اگر گھر کا ماحول مشفقانہ ہو، افراد کے درمیان محبت و ہمدردی ہو، بچے کو بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ سے پرہیز کرتے ہوئے نرمی و اخلاق سے پیش آیا جائے اور سزا کے برخلاف ترغیب کے ذریعے برتاؤ میں پسندیدہ تبدیلی لائی جاتی ہے تو پھر آگے چل کر بچے کی شخصیت میں خود اعتمادی اور سماج کے تئیں بھروسہ بڑھتا ہے۔

- **اسکول:** بچے کے لیے اسکولی ماحول بھی بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے خاص طور پر استاد کا برتاؤ گفتگو کا انداز کمرہ جماعت میں منعقد ہونے والی سرگرمیاں اکتسابی طرز وغیرہ۔ اگر اکتسابی و تدریسی ماحول بچوں کی فطرت کی مناسبت سے ہو تو بچے کی شخصیت میں مثبت اوصاف فروغ پاتے

ہیں لہذا اساتذہ کے لیے ضروری بلکہ لازمی ہے کہ وہ بچوں کی نفسیات سے کماحقہ' واقفیت رکھیں،ایسی تدریسی واکتسابی حکمت عملیاں اور سرگرمیاں اختیار کریں جس سے کہ اکتساب کو آسان، دلچسپ اور موثر بنایا جاسکے۔

- **پڑوس:** بچے کے لئے پڑوس ایک بڑا ثقافتی ماحول فراہم کرتا ہے۔پڑوس کے خاندان لگ بھگ ایک جیسے ثقافتی اقدار اور پرورش کے طور طریقے رکھتے ہیں۔اسی سبب بچوں کو خاندان سے باہر نکل کر پڑوس کے ارکان سماج سے ہم آہنگ ہونے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ بچے کے بچپن کے تجربات جو اسے اپنے پاس پڑوس سے حاصل ہوتے ہیں ہیں ان مٹ نقوش چھوڑتے ہیں۔
- **ہم عمر ساتھیوں کا گروپ:** پڑوس سے ہی ہم عمر ساتھیوں کا گروپ گروپ ابھرتا ہے۔بچوں کے لئے اپنے ہم عمر ساتھیوں کا یہ پہلا گروپ سماجی نشوونما کے اعتبار سے بہت ہی اہم ہوتا ہے۔یہیں سے بچوں کی انفرادیت پروان چڑھتی ہے یہیں سے بچہ اپنے جذبات پر کنٹرول کرنے دوسروں کے طور طریقے اپنانے اور دوسروں کے خیالات کے تئیں احترام جیسے اہم اقدار سیکھتا ہے.اسی گروپ کے ایک رکن کے طور پر بچہ سماج کے کے مروجہ رسوم اور معیارات پر اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے برتاؤ میں تبدیلی لاتا ہے اپنے گروپ کے ارکان کو خوش رکھ سکے۔
- **ابلاغ عامہ:** موجودہ زمانے میں ماحولیاتی عناصر میں سے جو عنصر بچوں کی شخصیت پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے وہ ابلاغ عامہ ہے۔حال حال تک ہم ٹیلی ویژن، اخبارات، میگزین، کامک وغیرہ کے اثرات سے واقف تھے لیکن دور حاضر میں انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون کے عام استعمال سے یہ سبھی ابلاغ کی حیثیت ثانوی ہوگئی ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ کہ بچہ آنکھیں کھولتے ہی اپنے بڑوں کو اسی اسمارٹ فون کے استعمال میں مشغول پاتا ہے۔اور پھر شیر خوارگی کی عمر میں ہی والدین خود اس آلہ کو بچوں کو کھلونے کے متبادل کے طور پر استعمال کے لیے دیتے ہیں۔اسمارٹ فون کے بیجا استعمال کا بچوں کی نفسیات پر اس کے منفی اثرات کی شکایت تمام ماہرین نفسیات کرتے ہیں۔

اوپر پیش کی گئی بحث سے ہم چند اہم نکات اخذ کر سکتے ہیں:

- شخصیت کے تعین میں توارث کے اثرات ماحول کے مقابلے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔
- توارثی عناصر میں تبدیلی کی گنجائش لگ بھگ ناممکن ہے لیکن مناسب ماحول فراہم کرتے ہوئے اس میں بہتری ضرور پیدا کی جاسکتی ہے۔
- مثال کے طور پر ذہانت ایک توارثی عنصر ہے جو کہ قابل تبدیل نہیں ہے لیکن بہتر تدریسی طریقوں، دلچسپ سرگرمیوں کے انعقاد اور طلباء میں محرکہ پیدا کرتے ہوئے ہم اسی ذہانت کو نکھار سکتے ہیں۔
- ماحول میں والدین، خاندان، دوست احباب، پاس پڑوس، سماج، اسکول، ہم عمر ساتھیوں اور ذرائع ابلاغ عامہ کا اپنا اپنا کردار ہوتا ہے اور یہی وہ میدان ہے جس پر پسندیدہ سمت میں ہم بچوں کی شخصیت کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔
- چونکہ ہر بچے کی توارث اور ماحول منفرد ہوتا ہے اس لئے ان کی شخصیت کے اوصاف میں انفرادی اختلافات صاف طور پر پائے جاتے ہیں۔

الغرض، انفرادی اختلافات کو سمجھنا ہر استاد اور والدین کے لئے ضروری ہے تاکہ بچوں کی صحیح تربیت اور ان کی بہتر نگہداشت و نشونما ممکن ہوسکے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: رجحان میں انفرادی اختلافات کا کیا مطلب ہے؟

سوال: توارث سے آپ کیا مفہوم مراد لیتے ہیں؟

6.6 خصوصی ضروریات کے حامل متعلمین کو سمجھنا

(Understanding Learners with Special Needs)

خصوصی تعلیمی ضروریات کے حامل متعلمین سے مراد ایسے متعلمین جو جسمانی طور پر معذور ہوں، برتاوی، جذباتی اور ترسیل کی بے ترتیبی اور اکتسابی خامیوں کے حامل ہوں اور انہیں اضافی مدد کی ضرورت ہو، ایسے متعلمین کی تعلیمی ضروریات کو سمجھنا بے حد ضروری ہے تاکہ ان کی دشواریوں کو دور کرتے ہوئے ان کو اکتساب کے حصول کے قابل بنایا جاسکے۔ خصوصی ضروریات کے حامل طلبا سے مراد وہ طلباء ہیں جو اپنے ہم عمر ساتھیوں کے مقابلے میں انفرادی خصوصیات اور تعلیمی استعداد میں بہت زیادہ مختلف ہوں۔

خصوصی ضروریات کے حامل طلبا کو ہم پانچ درجوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

- جسمانی خامی(Physical Impairment)
- بصارت کی خامی(Visual Impairment)
- سماعت اور گفتگو کی خامی (Hearing And Speech Impairment)
- کمتر ذہنی صلاحیت(Slow Mental Ability)
- اکتسابی معذوری(Learning Disability)
- برتاوسے متعلق بے ترتیبی(Behavioural Disorder)

اس کے علاوہ ایسے بھی بچے ہوتے ہیں جو غیر معمولی ذہانت کے حامل ہوتے ہیں جنہیں ہم فطین کہتے ہیں۔ ان میں بعض مخصوص استعداد کے مالک بھی ہوتے ہیں جیسے آرٹسٹ، مصور، شاعر، قلم کار، فکشن نگار وغیرہ وغیرہ۔

اوپر درج کئے گئے تمام درجوں کے طلباء کی تعلیمی ضروریات کو سمجھنا ہر استاد کے لیے لازمی ہے کیونکہ جب تک ہم ان کی ضروریات کی نشاندہی نہیں کریں گے تو پھر ہمارے لئے ان کی تعلیمی سرگرمیاں مہیا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں حق برائے تعلیم 2009 نے تمام بچوں کو تعلیم کا حق دیا ہے۔ اس قانونی حق میں وہ تمام بچے بھی شامل ہیں جو اپنے ساتھیوں سے مخصوص اسباب کی بنا پر مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہیں بھی تعلیمی سرگرمیوں میں شامل ہونے کے مواقع ملنے چاہیے۔

اب ہم مختلف درجات کے خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

- **جسمانی خامی کے حامل طلبا:**

یہ ایسے طلباء ہوتے ہیں جو کسی جسمانی خرابی یعنی چلنے پھرنے سے معذوری لنگڑاپن کے سبب دوسرے نارمل بچوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ حالانکہ اکتسابی صلاحیت میں دوسروں سے پیچھے نہیں ہوتے ہیں لیکن اپنی جسمانی خامیوں کی سبب بہت سی اکتسابی سرگرمیوں کو انجام دینے سے قاصر رہتے ہیں۔

- **بصارت کی خامی کے حامل طلبہ:**

یہ ایسے طلباء ہوتے ہیں جن کی بصارت یا تو کمزور ہوتی ہے یا پھر مکمل طور پر نابینا ہوتے ہیں۔جو طلباء مکمل نابینا ہوتے ہیں انہیں خصوصی نابیناؤں کے اسکول میں تعلیم دینا فائدہ مند ہوتا ہے۔البتہ جن کی بینائی کمزور ہوتی ہے یا بصارت میں کسی قسم کی کوئی خامی ہوتی ہے انہیں بہت ایک حد تک اصلاحی اقدامات کو بروئے کار لاتے ہوئے اکتساب کے حصول کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔استاد کو چاہیے کہ وہ ایسے بچوں کی خامی کی نشاندہی کرکے ان کے اکتسابی مسائل کو حل کرنے میں مدد کریں۔

- **سماعت اور گفتگو کی خامی کے حامل طلبا:**

تعلیمی عمل اور اکتساب میں سننا یعنی سماعت بہت ہی اہم رول ادا کرتا ہے۔ سماعت کی خامیاں اکتساب میں مداخلت کا سبب بنتی ہیں۔ سماعت کی خامی براہ راست بولنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ اچھی گفتگو اچھی سماعت پر منحصر ہے ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ایسے طلباء کی نشاندہی کی جائے تاکہ ان کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مناسب اقدامات کئے جاسکیں۔

سماعت کی خامی والے طلباء کی نشاندہی باآسانی ان کے برتاؤ کے مشاہدے کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

- **کمتر ذہنی صلاحیت کے حامل طلبا:**

جن بچوں کی ذہنی صلاحیت کم تر نوعیت کی ہوتی ہے ان کا تعلیمی مظاہرہ بھی کم تر معیار کا ہوتا ہے۔ ہلکی جسمانی طور پر وہ ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں لیکن اپنی ذہنی کمزوری کے سبب کمرے جماعت میں اچھی طرح ہم آہنگ نہیں ہوپاتے ہیں۔

عام طور پر یہ طلبہ تعلیمی حصول میں خراب مظاہرہ کرتے ہیں، سیکھنے کے کچھ ہی دیر بعد بھول جاتے ہیں، سبق کے دوران ان کی توجہ بھٹکتی رہتی ہے اور یہ اکثر ناکامی کے خوف میں مبتلا رہتے ہیں۔

اس قسم کے طلبا کے لیے استاد کو چاہیے کی ٹھوس تجربات کے ذریعہ انہیں سمجھائیں اور سبق کو بار بار دہرائیں، مشق اور ڈرل جیسی سرگرمیاں ان کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اسے کمتر ذہنی صلاحیت کی ذہانت کی معذوری بھی کہتے ہیں۔ ذہانتی معذوری کی اصطلاح اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب کسی فرد کی سیکھنے کی صلاحیت متوقع سطح سے کم تر ہو اور وہ اپنی روزمرہ زندگی میں متعلقہ کاموں کو انجام دینے سے قاصر ہو۔

ماہرین نفسیات ذہانتی معذوری کو چار اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

- ہلکی ذہانتی معذوری(Mild intellectual disability)
- معتدل ذہانتی معذوری(Moderate intellectual disability)

- شدید ذہانتی معذوری(Severe intellectual disability)
- عمیق ذہانتی معذوری(Profound intellectual disability)

امریکن سائیکیاٹرک ایسوسی ایشن(American Psychiatric Association)کے مطابق آبادی کا تقریباً ایک فیصد حصہ ذہانتی معذوری کا شکار ہوتا ہے اور تقریباً85 فیصد لوگوں میں یہ ہلکی نوعیت کی ہوتی ہے۔

ذہانتی معذوری کے اثرات درج ذیل ہیں:

- **ذہانتی کارکردگی:** جیسے سیکھنا، فیصلہ سازی، مسائل کو حل کرنا، حافظہ اور تعلیمی مہارتوں میں خاطر خواہ کمی پائی جاتی ہے۔
- **عملی کارکردگی:** عملی کارکردگی سے مراد عمل کرنے کی صلاحیت، خود کی آزادانہ دیکھ بھال، اسکولی کام کی انجام دہی، پیسوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا وغیرہ شامل ہیں۔
- **سماجی کارکردگی:** سماجی کارکردگی سے مراد سماج سے ہم آہنگ ہونے کے لیے درکار صلاحیتوں کا استعمال، سماج کے قاعدوں کو سمجھنا اور اس پر عمل آوری۔

ذہانتی معذوری کو مختلف ٹیسٹوں ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے جس میں سب سے زیادہ مقبول IQ ٹیسٹ ہے۔

اکتسابی معذوری(Learning Disability):

اکتسابی معذوری وہ بے ترتیبی ہے جو فرد کو؛

- زبان کو سمجھنے، بولنے اور لکھنے میں اثر انداز ہوتی ہیں۔
- ریاضی کے حسابات حل کرنے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- جسم کی حرکات پر قابو رکھنے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- راست توجہ کی مرکوزیت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اکتسابی معذوریاں عام طور پر درج ذیل اقسام کی ہوتی ہیں؛

I. **ڈسلیکسیا(Dyslexia):** یہ زبان کے پروسسنگ کی بے ترتیبی ہے جو پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

ڈسلیکسیا سے متاثر بچے ان مسائل سے دوچار رہتے ہیں:

- حرف اور لفظ کی شناخت
- الفاظ اور خیالات کی تفہیم
- پڑھنے میں روانی اور رفتار
- ذخیرہ الفاظ کی عام مہارتیں

II. **ڈسگرافیا(Dysgraphia):** اس سے متاثر بچے اپنے خیالات کو لکھنے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ انہیں اپنے خیالات کی ترجمانی الفاظ کے ذریعہ ادا کرنے میں پریشانی ہوتی ہے۔

III. **ڈسکیلکولیا(Dyscalculia):** اگر بچہ ریاضی سے متعلق درکار صلاحیتوں میں کمزور ہے اور انہیں حل کرنے میں دشواری محسوس کرتا ہے تو یہ بے ترتیبی ڈسکیلکولیا کہلاتی ہے۔ ریاضی کی صلاحیتیں اور زبان کی صلاحیتیں دونوں کی نوعیت جدا گانہ ہوتی ہے۔ اس معذوری کا شکار بچے تعداد کی تنظیم، علامات کو سمجھنے اور گننے کے اصول کو سمجھنے جیسے مسائل کا سامنا کرتے ہیں۔

IV. ڈسپریکسیا(**Dyspraxia**): اکتساب کی ایسی بے ترتیبی جس میں متاثرہ بچے اپنے جسم کے مختلف اعضا کی حرکات اور ان کے تال میل پر قابو رکھنے کی صلاحیت میں کمی کا شکار ہوتے ہیں ڈسپریکسیا کہلاتی ہے۔

V. ڈسفیزیا(**Dysphasia**): یہ زبان اور ترسیل کی صلاحیت پر اثرانداز ہونے والی بے ترتیبی ہے جس میں متاثرہ بچہ زبان کو سمجھنے اور پھر اسے ادا کرنے کی صلاحیت سے قاصر رہتا ہے۔ بات چیت یعنی ترسیل میں پہلے خیالات دماغ میں جمع ہوتے ہیں اور پھر صحیح الفاظ کو منتخب اور استعمال کرتے ہوئے دوسروں تک پہنچائے جاتے ہیں۔

VI. **سمعی وبصری کارکردگی کے عمل سے متعلق بے ترتیبی(Auditory and Visual Processing Disorder) :**

ماہرین نفسیات سماعت کی کارکردگی کے عمل کو receptive language سے موسوم کرتے ہیں۔ جس میں بصری کارکردگی کے عمل میں مختلف مشکلات جیسے تعداد اور حروف کو الٹ کر دیکھنا، گہرائی یا فاصلے کا صحیح اندازہ لگانا شامل ہے۔

برتاؤ سے متعلق بے ترتیبی(Behaviour related Disorder) :

اوپر دی گئی معذوریاں اکتساب کے عمل میں راست طور پر اثرانداز ہوتی ہیں جبکہ کئی اور معذوریاں ایسی ہیں جن کا تعلق فرد کے برتاؤ سے ہوتا ہے اور وہ بھی بچے کی اکتساب کے حصول میں مشکلات کھڑی کرتے ہیں۔

اس اکائی میں ہم اس طرح کی دو اہم بے ترتیبیوں کے بارے میں جانیں گے۔

I. **آٹزم(Autism):** اس بے ترتیبی کا پورا نام Autism Spectrum Disorder (ASD) ہے جو کہ ایک اعصابی اور ڈیولپمنٹل بے ترتیبی ہے۔ اس بے ترتیبی کا شکار بچے دوسروں سے تعامل کرنے میں بات چیت کرنے اور صحیح برتاؤ کرنے میں مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ اسے ڈیولپمنٹل بے ترتیبی اس لیے کہتے ہیں کیوں کہ اس کی علامات پیدائش کے اندرون دو سال میں ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

آٹزم کی اہم خصوصیات:

- سماجی مہارتوں اور ترسیلی مہارتوں میں کمزوری
- دوسروں کے ساتھ تعلقات بنانے میں مشکلات
- محدود اور بار بار دہرائے جانے والا برتاؤ
- عجیب اور شدید قسم کی دلچسپیاں
- لسانی نشو نما میں تاخیر

- غیر لفظی ترسیل کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں مشکلات
- دوسرے بچوں کے طرح بات چیت نہ کرنا
- انگلیوں کو جنبش دینا، ہاتھوں یا جسم کے کسی حصہ کو حرکت دینا
- بار بار ایک ہی جملہ کو دہرانا
- آنکھ سے آنکھ ملانے سے اجتناب کرنا

آٹزم سے متاثرہ بچوں کی کس طرح مدد کی جائے؟ (How to Help Children with Autism?)

ذیل میں چند تجاویز دی جارہی ہیں جس سے آٹزم سے متاثرہ بچوں کی مدد کی جاسکتی ہے۔

- صبر سے کام لیں
- بچوں کو یہ سکھائیں کہ غصے کا اظہار بغیر کسی تشدد پسند برتاو اختیار کئے کس طرح کریں۔
- مشتعل کرنے والا برتاؤ جیسے بار بار کسی جملے کو دہرانا، جسم کو بار بار حرکت دینا، کو اہمیت نہ دیں۔
- جسمانی سرگرمیوں کے ذریعے ان سے تعامل کریں۔
- ان سے شفقت اور احترام سے پیش آئیں۔

II. ADHD: attention deficit hyperactivity disorder

یہ بچوں میں پائی جانے والی سب سے عام اعصابی اور ڈویلپمنٹل بے ترتیبی ہے۔ اس کی علامات عام طور پر بچپن میں نمودار ہوتی ہیں اور اکثر بلوغت کی عمر تک یہ جاری رہتی ہیں۔ جو بچے اس سے متاثر ہوتے ہیں وہ توجہ مرکوز کرنے کے برتاؤ پر کنٹرول کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں اور عام طور پر وہ غیر معمولی طور پر فعال ہوتے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہو نہیں ہوتا کہ ان کی بے جا حرکات اور برتاؤ کے کیا نتائج نکلیں گے۔

ان بچوں کی عام خصوصیات اس طرح ہیں:

- دن کے اوقات میں بھی خوابوں کی دنیا میں گم رہتے ہیں۔
- بہت کچھ بھول جاتے ہیں اور اس طرح بہت ساری چیزیں کھو بھی دیتے ہیں۔
- بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں۔
- حد درجہ لاپرواہ ہوتے ہیں اور اس سبب بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔
- دوسروں سے میل جول رکھنے میں انہیں دلچسپی نہیں ہوتی ہے اور وہ دوسروں کے ساتھ گھل مل جانے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔

ADHD تین مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے:

یوں تو عمومی خصوصیات کچھ حد تک ہر قسم میں پائی جاتی ہیں لیکن جو خصوصیت زیادہ شدت سے پائی جاتی ہے اس کی بنیاد پر ان کی تقسیم کی گئی ہے۔

(i) **ADHD: Combined Type** یہ ہے سب سے عام قسم کا ADHD ہے جس میں جذباتی اور غیر معمولی فعالیت والے برتاؤ اور ساتھ میں توجہ کی غیر مرکوزیت اور اضطراب سبھی شامل ہوتے ہیں۔

(ii) **غیر معمولی فعالیت پر مبنی ADHD**: اس قسم کی اہم خصوصیت بچوں کی حد سے زیادہ بے قراری بے سکونی اور فعالیت ہوتی ہے۔

(iii) **توجہ کی غیر مرکوزیت پر مبنی ADHD** : جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس بے ترتیبی کا شکار بچے انتہائی حد تک توجہ مرکوز کرنے سے قاصر رہتے ہیں ان کی توجہ کی مدت انتہائی کم ہوتی ہے۔

ADHD کس طرح طلباء کے احتساب پر اثر انداز ہوتا ہے؟

(How ADHD Affects Students' Accountability?)

جو بچے اس سے متاثر ہوتے ہیں ان کو حصول اکتساب میں کافی مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے وہ کسی بات کو غور سے نہیں سنتے، کسی چیز پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتے اور کسی بھی کام کو انجام دینے میں سنجیدہ نہیں ہوتے اور اس کے علاوہ بے حد باتونی ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کو اکتساب کے حصول اور عام بچوں کے ساتھ تدریس کے لیے انہیں شمولیتی کمرہ جماعت ایک بہترین متبادل ہے۔ استاد کی تھوڑی سی اضافی محنت اس کے حصول اکتساب میں معاون ہو سکتی ہے۔ استاد کو چاہیے کہ ایسے بچوں کو اضافی وقت دیں۔ ان کی تعلیمی تحصیل پر مثبت رد عمل کا اظہار کریں۔ تدریسی و اکتسابی عمل کے دوران جدید ٹیکنالوجی کے وسائل کا استعمال کریں۔ ان کی توجہ کی غیر مرکزیت کے پیش نظر سبق کے دوران انہیں وقفہ دیں کہ وہ کمرہ جماعت سے باہر جا کر گھوم پھر کر آئیں۔ ان کی جانب سے کی جانے والی نظم و ضبط کی خلاف ورزیوں پر سزا نہ دیں بلکہ انہیں یا تو در گزر کریں یا نرم رویہ اپناتے ہوئے تلقین کریں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: اکتسابی معذوریت سے کیا مراد ہے؟

سوال: ذہانتی معذوری کی کتنی قسمیں ہیں؟

سوال: آٹزم پر مختصر نوٹ لکھیے۔

6.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- موجودہ متعلم مرکوز تعلیم میں تدریسی عمل میں طلباء کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں، ان کی دلچسپیوں، ان کے فطری رویوں، روجحانات، سیکھنے کی رفتار وغیرہ کو مرکزی اہمیت دی جاتی ہے۔
- امریکی ماہر نفسیات رابرٹ اسٹرلین برگ کے نظریہ کے مطابق انسان تین قسم کی ذہانت کے اقسام میں کسی ایک میں مہارت رکھتے ہیں جو عملی ذہانت، تخلیقی ذہانت اور تجزیاتی ذہانت ہیں۔
- استاد اگر اپنے طلباء کو ایک فرد کے طور پر دیکھیں گے تو وہ اپنے طلبا کو ایک شمولیتی اور احترام سے پُرماحول فراہم کرپائیں گے۔اس سے طلباء کو اکتساب میں پوری طرح انہماک سے مشغول رہنے میں مدد بھی ملے گی۔
- اکتسابی عمل کے دوران ایک طالب علم مختلف مسائل سے گزرتا ہے جیسے شکوک وشبہات، امتحانی خوف وغیرہ۔ان مسائل پر محنت ، مسلسل کوشش اور مشق کے ذریعے قابو پایا جاسکتا ہے۔
- شخصیت کے لئے انگریزی لفظ personality رائج ہے جو ایک لاطینی لفظ persona سے آیا ہے جس کے معنی ہیں نقاب جو اداکار سوانگ بھرنے کے لئے اپنے چہرے پر چڑھالیتے تھے۔
- شخصیت کسی فرد میں مخصوص طور پر پائے جانے والے اپنے کردار اور ذہنی خصوصیات کا مجموعہ ہے۔
- حقیقت میں دیکھا جائے تو شخصیت کی نشوونما میں کئی عناصر کی کارفرمائی ہوتی ہے لیکن دو عناصر اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ایک تو توارث اور دوسرے ماحول۔
- شخصیت کے تعین میں توارث کے اثرات ماحول کے مقابلے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔
- توارثی عناصر میں تبدیلی کی گنجائش لگ بھگ ناممکن ہے لیکن مناسب ماحول فراہم کرتے ہوئے اس میں بہتری ضرور پیدا کی جاسکتی ہے۔
- خصوصی تعلیمی ضروریات کے حامل متعلمین سے مراد ایسے متعلمین جو جسمانی طور پر معذور ہوں، برتاوی، جذباتی اور ترسیل کی بے ترتیبی اور اکتسابی خامیوں کے حامل ہوں اور انہیں اضافی مدد کی ضرورت ہو،ایسے متعلمین کی تعلیمی ضروریات کو سمجھنا بے حد ضروری ہے تاکہ ان کی دشواریوں کو دور کرتے ہوئے ان کو اکتساب کے حصول کے قابل بنایا جاسکے۔
- ہمارے ملک میں حق برائے تعلیم 2009 نے تمام بچوں کو تعلیم کا حق دیا ہے۔اس قانونی حق میں وہ تمام بچے بھی شامل ہیں جو اپنے ساتھیوں سے مخصوص اسباب کی بنا پر مختلف ہوتے ہیں۔
- ماہرین نفسیات ذہانتی معذوری کو چار اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔
- ہلکی ذہانتی معذوری (Mild intellectual disability)
- معتدل ذہانتی معذوری (Moderate intellectual disability)
- شدید ذہانتی معذوری (Severe intellectual disability)

- عمیق ذہانتی معذوری(Profound intellectual disability)
- ڈسلیکسیا(Dyslexia) زبان کے پروسسنگ کی بے ترتیبی ہے جو پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔
- اگر بچہ ریاضی سے متعلق درکار صلاحیتوں میں کمزور ہے اور انہیں حل کرنے میں دشواری محسوس کرتا ہے تو یہ بے ترتیبی ڈسکیلکولیا کہلاتی ہے۔

6.8 فرہنگ(Glossary)

تخلیقی عمل(Creative process)	اختراعی خیالات، یا تاثرات پیدا کرنے کا علمی اور تخیلاتی عمل۔
خود محرکہ کار(Self-motivated)	اہداف کو حاصل کرنے کے لئے اندرونی محرکات یا حوصلہ افزائی کا حامل ہونا۔
انفرادی اختلافات (Individual differences)	وہ منفرد خصوصیات، صلاحیتیں اور خصائص جو ایک شخص کو دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں۔
شخصیت(Personality)	شخصیت کسی شخص کے خیالات، احساسات اور طرز عمل کے ان منفرد نمونوں کو بیان کرتی ہے جو ایک شخص کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔
اوصاف(Traits)	پائیدار خصوصیات جو کسی شخص کے رویے پر اثر انداز ہوتی ہیں اور فرد کی شخصیت کو نمایاں کرتی ہیں۔
حرکیاتی تنظیم (Dynamic organization)	ایک قابل موافق اور لچکدار نظام یا ڈھانچہ جو تبدیلی اور ترقی کے قابل ہو۔
توارث(Heredity)	جینیاتی خصائص اور اوصاف جو حیاتیاتی والدین سے اولاد میں منتقل ہوتے ہیں۔
خصوصی ضروریات کے حامل طلبا (Students with special needs)	وہ طلباء جنہیں معذوری، سیکھنے کی مشکلات، یا دیگر استثنائیات کی وجہ سے اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔
جسمانی خامی(Physical impairment)	ایسی حالت جو جسمانی کام یا حرکت کو متاثر کرتی ہے، جیسے نقل و حرکت کی محدودیت، حسی خرابی۔
اکتسابی معذوری (Learning disability)	ایک اعصابی حالت جو مخصوص علمی عمل کو متاثر کرتی ہے، جیسے پڑھنا، لکھنا، یا ریاضی، جس کے نتیجے میں معلومات کے حصول اور پروسیسنگ میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

6.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. موجودہ دور __________ کا دور ہے۔

(a) متعلم مرکوزیت (b) معلم مرکوزیت

(c) سماجی مرکوزیت (d) فرد مرکوزیت

2. ایک اچھا طالب علم __________ طور پر مستحکم ہوتا ہے۔؟

(a) معاشی (b) مذہبی

(c) جذباتی (d) ان میں کوئی نہیں

3. فرد کی ذہانت اس کے __________ کا حصہ ہے۔

(a) توارث (b) کوشش

(c) تعلیم (d) ماحول

4. لفظ personality کا ماخذ __________ زبان ہے۔

(a) عربی (b) رومن

(c) لاطینی (d) یونانی

5. سماعت کی خامی بچہ کی __________ پر اثر انداز ہوتی ہے۔

(a) بصارت (b) ذہانت

(c) گفتگو (d) توجہ مرکوزیت

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. شخصیت کی کوئی دو تعریفیں بیان کیجیے۔
2. توارث کے کیا معنی ہیں؟
3. انفرادی اختلافات کے تصور کی وضاحت کریں۔
4. مطالب مرکوز تعلیم سے آپ کیا مفہوم مراد لیتے ہیں؟
5. جسمانی خامی کی کوئی دو مثالیں پیش کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. شخصیت کی نشوونما پر کون سے عوامل اثرانداز ہوتے ہیں؟ بیان کیجیے۔
2. ایک اچھے طالب علم میں کون سی خصوصیات پائی جاتی ہیں؟
3. کمتر ذہنی صلاحیت کے طلباء کو اکتساب میں کون سی مشکلات پیش آتی ہیں؟
4. اکتسابی معذوریت سے کیا مراد ہے؟ اکتسابی معذوریت کی کوئی دو اہم اقسام پر نوٹ لکھیے۔
5. ADHD پر تفصیلی بحث کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات

1. a 2. c 3.a 4. c 5.c

6.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mishra, R. C. (2013). Understanding Learners in Open and Distance Education. Vardhaman Publishing.
2. Saraf, R. M. (2014). Educational Psychology. Himalaya Publishing House.
3. Kaur, A. & Sharma, M. (2014). Psychology of Learning for Instruction. V.K. (India) Enterprises.
4. Chauhan, S. S. (2012). Human Development and Learning. S. Chand Publishing.
5. Sharma, A., Sharma, R., & Sood, K. (2017). Inclusive Education in India. Vikas Publishing House.
6. Agrawal, J. C. (2017). Educational Psychology. Vikas Publishing House.
7. Mangal, S. K. (2014). Educational Psychology: Theory and Practice. PHI Learning Private Limited.
8. Vashist, V. K., & Jindal, V. K. (2018). Psychology of Learning and Development. Kalyani Publishers.
9. Srivastava, S. (2014). Educational Psychology: A Cognitive View. Vikas Publishing House.
10. Sharma, R. S. (2018). Understanding the Child with Special Needs: A Comprehensive Guide to Special Education. Sage Publications India.